از تازہ واردات جناب مولانا قاری محمد عبد الرحمن صاحب پانی پتی انصاری
حسب فرمائش مصنف موصوف الصدر دام فیضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

امّا بعد بعض اشخاص نے استفسار کیا کہ یہ فرقہ نو حادث جسنے اپنا نام غیر مقلد و محمدی رکھا ہے اور دعوی کرتے ہین کہ ہم عمل بالحدیث کرتے ہین اور تقلید کو حرام و شرک کہتے ہین اور بوقت الزام کھانے کے تقلید شخصی کی بڑھاتے ہین یہ فرقہ اہل سنت سے ہے یا موافق بعض اہل علم کے یہ روافض سے ہین یا موحدین مین سے ہین اسکا اظہار ہم چاہتے ہین سو جاننا چاہیے کہ اب تک یہ فرقہ نام اتباع رسول اللہ لیتا ہے تو اسواسطے ہم انکو موحد نہین کہہ سکتے ہین ہان ظن غالب یہی ہے کہ یہ لوگ تقیے سے بغرض اغوای اہل سنت کے اہل سنت مین مل رہے ہین جب انھون نے دیکھا کہ روافض معلن کے فریب مین اہل سنت نہین آتے ہین پر وہ محبت اہل بیت کو اہل سنت جملہ مجد جانتے ہین تو ان لوگون نے پردہ عمل بالحدیث کا اختراع کیا کہ اس پردے مین ہزارہا اہل سنت گمراہ ہو گئے پہلے پہلے مختلف بحث رفع یدین و آمین و قرات خلف الامام مین اہل سنت کے ایسے مین مجتہدین سے تکرار ڈال کر دھوکا دیا کہ ہماری غرض فقط عمل بالحدیث ہے [illegible]

تدلیس تحریف و تحریک اصول مذہب پر دہ تقیہ مین کر دینا تا عوام متحیر ہو جاوین چنانچہ بعضو
امور کے بیان ہونگا اور جو جو مکاید رافضی بنانے کے تحفہ اثنا عشریہ مین مرقوم ہین
اکثر کو یہ لوگ استعمال لیتے ہین ناظرین تحفہ پر ظاہر ہو جیسا کہ آیات دو نص سے ترک تقلید
مذاہب اربعہ و انکار تراویح و حکم رضاع عائشہ رضی و توہین صحابہ کرام و فتوی دینا رافضیون کا
واسطے جہاد کے اہل توران پر و خطبہ جمعہ و عیدین مین سے نام صحابہ کبار کا نکال دینا اور
اپنے تئین مانند روافض کے محمدی کہنا اور دین محمدی کو مذہب محمدی قرار دینا اور معانی
متشابہات قرآنی کو عوام کی تکرار مین ڈالنا اور انکو اس ذریعے سے بہکانا اور جب غلبہ
اہل سنت کا دیکھین تو فوراً تقیہ کر کے سنت جماعت بلکہ حنفی مذہب بتانا اور جھوٹی
قسم اپنے اہل سنت ہونے پر کھانا پھر جب وقت نکل جانا پھر اپنا جال مزور کا
عمل بالحدیث کے پردے مین پھیلانا اور ہر کام کو جھوٹ فریب و تقیہ سے نکالنے کو
عین ایمان سمجھنا چنانچہ اس اجمال کی تفصیل آگے بیان ہوتی ہے انشاء اللہ تعالی اور
عمل بالحدیث کے نام سے بالکل کلام اللہ کا رد کرنا یہ انھین کا کام ہے جاننا چاہیے کہ
یہ متقی تقیہ کے پردے مین کہتے ہین کہ تقلید مطلق حرام ہے عملاً و اعتقاداً بلکہ شرک ہے خصوصاً
تقلید شخصی تو بالکل باطل ہے سو حقیقت یہ ہے کہ تقلید اعتقادی تو بری ہے تحقیق کر کے اعتقاد
درست کرے اگرچہ ایمان مقلد کا نادرست ہے بموجب آیہ کریمہ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا
فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ اور تقلید عملیات مین مجتہد کو جائز نہین ہے اور مقلد عامی کو جائز
بلکہ واجب مخیر ہے مذہب اہلسنت مین یہ متقی لوگ جو کہتے ہین کہ تقلید فقہای اربعہ کی
حرام و شرک ہے کہ انکی تقلید کرنے پر کونسی آیت یا قول معصوم ہے سو ہم پوچھتے ہین تم
شاہدین حدیث کتب احادیث کی لاتے ہو اور تم کہتے ہو کہ یہ حدیث فلانی کتاب مین
ہے تو اوس کتاب کے مصنف کے صدق پر کونسی دلیل آیت یا حدیث کی ہے کہ قرآن یا
حدیث مین کہان ہے کہ فلانا محدث صحیح کہے اوسکو حدیث صحیح مانو اس تقلید مطلق اور

تقلید شخصی کی کیا دلیل ہے باوجودیکہ روات کتب حدیث مین سینا اہل ہوا و رافضی و قدریہ
قدریہ جہمیہ بھرے ہوئے ہین روات بخاری مین سردار مفسدون کا مروان بن حکم اور
مرمی بالتشیع اور اکثر ضعفا بھرے ہوئے ہین پھر کتب حدیث کی صحت پر کس طرح
اعتقاد ہوا اور انکے حکم صحت کی تقلید پر مطلقا یا شخصی پر کونسی آیت یا حدیث ہے پھر انکی
تصحیح کا کیا اعتبار ہے پھر جیسے تم اپنی کتب حدیث کا اعتبار کرتے ہو روافض بھی کلینی اور
تہذیب اور استبصار وغیرہ کا اعتبار کرتے ہین اور تمھاری کتابون کو غلط بتلاتے ہین
پھر اگر تقلید مطلق جائز اور شخصی ناجائز ہے تو عمل موافق کتب احادیث روافض کے بھی جائز
یا واجب ہوا الا کونسی دلیل آیت یا حدیث سے ثابت ہے کہ روافض کی حدیثون پر
عمل نہین جائز اور اہل سنت کی حدیثون پر جائز ہے تو جب تقلید شخصی نہ رہی تو ہر شخص
مختار ہے چاہے احادیث روافض پر عمل کرے چاہے اہل سنت کے احادیث پر جب
عمل احادیث روافض پر کرے گا رافضی خودبخود ہو جائے گا بس مطلب قلبی تمھارا پورا
ہو گیا کہ تم تقیے کے پردے مین رہے اور عوام تقلید شخصی کو چھوڑ کر خودبخود رافضی ہو جاوینگے
عقلا کو غور کرنا چاہیے کہ یہ کیسا بڑا کید بڑی مذہب اہل سنت و شریعت محمدی کے واسطے
ان روافض تقیہ شعار نے کیا ہے الحق ایسے لوگون سے ڈرنا اور حذر رہنا چاہیے تحفہ مین
باب مکائد مین دیکھو کہ یہ لوگ کس طرح مکائد کلی و جزئی کو واسطے اغوا اہل سنت کے
استعمال کر رہے ہین پہلی فصل مکائد کلیہ مین دیکھو کہ تمام طریقہ اغوا انکے کا طریقہ بعینہ
شیعہ کا ہے کہ بزرگان دین صحابہ و ائمہ حدیث و سلوک کو و علمای نامدار کو غیر مقلد کہتے ہین
اور مداہنت کا انکار کرتے ہین اس فصل کو ملاحظہ کرلو اختصارا نقل نہین کی گئی بطور نمونہ کے
چند مکائد جزئیہ تحفہ سے بیان کیے جاتے ہین اور اختصارا ترجمہ پر کفایت ہوتی ہے تا عوام
ظاہر ہو جاوے کہ یہ لوگ متقی رافضی بالغرض اغوا اہل سنت کے اہل سنت بنے ہوئے ہین
لیکن قبل از نقل ترجمہ مکائد سے ایک اور بات بھی یاد رہے کہ ناظران اس تحریر کو

اہل سنت ہو یعنی تحقیر و قول فذکر ہے کہ یہ سب علامات انمین شیعون کے پائے جاتے ہین
البتہ بعض بعض ہین اور یہ تحریر غلط ہے سو یاد رہے کہ یہ سب علامات اور دلائل ہونے کا
تخصیص ہین ایک سبب ہے اور وہ یہ ہے کہ جو انکے استاد کامل ہین تو بسبب کمال ہوشیاری اور
تقیہ کے علامات تشیع کے اپنے اوپر ظاہر ہونے نہین دیتے اور دعوے کرتے ہین کہ ہم
اہل سنت ہین بلکہ حنفی ہین تحقیق گئے ہون یا توریہ کرتے ہون اور جو لوگ شاگرد نو آموز
اور انکی کم استعدادی سے تمام مکنون خاطر اونکو تعلیم نہین کیا بعض بعض مسائل خلافی مین
انہی اونکو ڈالا ہے بتدریج اونکو گمراہ کرتے ہین ایسے شاگردون مین یہ سب باتین نہین پائی
جاتی ہین بسبب انکے نقصان استعداد کے بتدریج سب امور تعلیم ہوتے جاتے ہین ان شاگردون
کم ظرفی و عدم تحمل و تقیہ باعث عدم تعلیم کا ہے جسقدر قوت اخفا و تقیہ کی انکو ہوتی جاتی ہے
اوسیقدر انکو اسرار مخفی تعلیم ہوتے جاتے ہین پہلے پہلے رفع یدین اور آمین بالجہر تلقین
کرتے ہین جب اسمین کامل ہو گئے قراءۃ خلف الامام کو بذریعہ احادیث مرجوحہ منسوخہ کے
تعلیم کرتے ہین پھر مضامین متشابہات کی تکرار سکھاتے ہین پھر اعتقادات باطلہ حسب استعداد
شاگردون کے تعلیم کرتے ہین جسکی استعداد ناقص جانتے ہین اوسکو فقط چند مسائل فروع اختلافی مین
مضبوط کرکے عوام سے لڑاتے ہین تاکہ عوام اہل سنت مین اختلاف پڑ جائے انسے فقط اسی قدر
لڑائی اور اختلاف ڈالنے کا فائدہ ہوا گو یہ لوگ رافضی خالص نبنے غرض ساری انمین تھے ہین
سب یہ علامات اس سبب سے نہین پائے جاتے کہ مذکور ہوا غرض ان شقیون نے جیسی جسکی
استعداد پائی ویسا ہی بہکایا ہے کوئی عمل بالحدیث کے پردے مین پورا مغوی ہو گیا کوئی چند
فروع مین الجھکر دعوی عمل بالحدیث کا کرکے ابطال مطالب قرآن و حدیث مین کوشش کرتا رہگیا
آگے نہ چلا اور یہ عمل قرآن و حدیث پر خدای تعالی نے نصیب اہل سنت کے کیا ہے انشاء اللہ تعالی
قیامت تک رہیگا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اب ترجمہ مکائد روافض کا سنو جسکو مولانا
شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے مکائد روافض مین لکھا ہے کہ بذریعہ ان مکائد کے

اہل سنت کو رافضی بتاتے ہین بعد ملاحظہ ان مکائد کے پھر مصنف کو اس فرقے کے رافضی ہونے مین
شک نہ رہیگا کیونکہ وجہ یہ ہے کہ روافض کہتے ہین کہ اہل سنت اپنے تئین شارع جانتے ہین
اور دین مین اوس چیز کو جسکی خدا نے اجازت نہین دی ومشروع ورد واخل کرتے ہین یعنی اپنا
نے دلیل حکم شرعی کی جانتے ہین اور قیاس سے احکام شرع کو ثابت کرتے ہین اور یہ طعن انکی نسبت
اہل بیت کے اماموں پر پڑتی ہے الی آخر الجواب کیدسوم الموین یہ ہے کہ ایک جماعت انکے
علما کی نے اپنے تئین محدثین اہلسنت سے ظاہر کیا اور علم حدیث مین مشغول ہوئے اور
اہلسنت کے معتبر محدثین سے حدیثین سنین اور صحیح سندین انکی یاد کین اور ظاہر مین متقی اور
پرہیزگار بنے رہے یہانتک کہ طالب علمون کو اعتقاد سچا انکے حق مین پیدا ہوا اور انسے علم
شرع کی اور احادیث صحاح وحسان روایت کی انہین اپنے موضوعات کو بھی جو مطابق
اپنے مطلب کے بنا رکھے تھے داخل کر دیا اور اس کید انکے سے نے بہت خواص اہلسنت کی
راہ ماری عوام کا تو کیا ذکر ہے اسواسطے کہ تمیز درمیان احادیث صحیحہ و موضوعہ کے راویون پر
جو راوی بسبب اس دغل وفریب کے ایک ہو گئے تمیز مشکل ہو گئی اعتبار صحیح اور موضوع مین
جاتی رہی لیکن جو عنایت الٰہی شامل علوم اہلسنت کے تھی انکے مکر سے واقف ہو گئے ۱۲ انتہی
ف اسی طرح سید نذیر حسین صاحب اور حفیظ اللہ خان صاحب کبھی کبھی مسئلہ پوچھنے
یا کوئی لفظ جلالین کا پوچھنے کو جاتے تھے خدمت مین جناب مولانا اسحٰق صاحب کے پھر
سہر دکیا اور بوقت ہجرت میان صاحب کے ایک ایک حدیث پانچ چھ کتابون کی پڑھکر یا
سنا کر ایک پرچہ بطور سند کے لے لیا اور حفیظ اللہ خان صاحب کو تو یہ بھی نصیب نہین ہے
پھر قطب صاحب مین سید نذیر حسین صاحب نے اپنے خسر کے پردے مین خلافت چاہی
درخواست کی جواب سخت سنکے نا امید ہو گئے اور حضور حضرت میان صاحب کے اپنے تئین
حنفی مذہب جتاتے رہے اور ابو حنیفہ کی طرف سے جواب دیتے مین گرمی سے کفتگو کرتے
آتا تھا پھر بعد ہجرت جناب میانصاحب کے جو دلی خالی پائی آپ محدث بن بیٹھے ۱۲

امیر المؤمنین کے ہوگئے احادیث موضوعہ اور رسالہ ولد اور نسخہ کو رواج دیکر ایسی مشترک رفقی
جماعت کی خیال ہوئی کہ عرف عام مین عبد اللہ بن سبا کی پیرو فرقہ کہتی ہی اور رسالہ اپنے تمکین
میانصاحب کا شاگرد کہکر خلق کو بہکاتے ہین میان صاحب تو ان لوگون کو ضال او رمضل
کہتے تھے انکی بات مانا نہین کہتے تھے باوجودیکہ یہ دونون صاحب مخالف مذہب جناب میانصاحب
کے ہین کس طرح عوام انکو مقتدا اہل سنت کا جانتے ہین اور سمجھتے ہین کید تیئیسوان
یہ ہی کہ کسی شخص علمای زیدیہ کا یا کوئی عالم شیعہ کا سوای اثنا عشریہ کے نام لیوین پہلے پہلے
اوسکے حال مین بہت مبالغہ کرین کہ وہ اہلسنت سے بڑا متعصب تھا بلکہ بعضے نے کہا ہی
کہ وہ سخت ناصبی تھا پھر اوس شخص سے ایسی روایت نقل کرین جس سے بطلان مذہب
اہلسنت کا اور تائید مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی ثابت ہو تا کہ دیکھنے والا دہوکا کھاوے
اور گمان کرے کہ اگر یہ روایت صحیح نہوتی تو ایسا متعصب ایسی روایت کو کیون نقل کرتا
مثل زمخشری صاحب کشاف کہ تفضیلی و معتزلی ہی اور خطیب خوارزم کہ زیدی غالی ہی و ابن
قتیبہ صاحب معارف کہ رافضی ہی الخ انتہی ف اسی طرح یہ مقتی لوگ جس عالم کو چاہین
کسی مذہب کا ہو اوسکی پہلے تعریف مین لکھین کہ یہ بڑا متعصب اہلسنت سے ہی پھر اوسکے
روایات اپنی لامذہبی کی تائید کے روایت کرتے ہین یہ بات انکی تحریرات کی ناظرین پر
ظاہر ہو کید ۲۴ یہ ہی کہ جھوٹ مشہور کرتے ہین کہ ایک لونڈی حبشیہ نے مجلس ہارون رشید
مین بحث مذہبی کرکے دلائل سے حقیت مذہب شیعہ کی ثابت کی اور مذہب شیعہ کی بہت
تعریف کی باوجودیکہ مجلس ہارون رشید کی علمای اہلسنت سے بھری ہوئی تھی کسی نے دم مارا
اور جسنے گفتگو کی الزام پایا ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ نے گفتگو کرکے الزام پایا انتہی اصل
جھوٹی حکایت سے یہ ہی کہ مذہب اہلسنت ایسا ضعیف و واہی ہی کہ ایک کنیز حبشیہ نے باطل کردیا
اور کسی کو علماے اہلسنت سے طاقت جواب کی نہوئی الخ مختصراً انتہی ف اسیطرح یہ جاہل الو بازار
جتنے تقریرین اس طرح کی یاد کرکے با تحذ انگریز جنابات کے شہرون اور قریات مین پھرتے ہین اور سمجھاتے ہین

اور جگہ یہ کہتے ہین کہ فلان شہر مین ہم گئے کسی نے ہمارا مقابلہ نہ کیا اور اگر کسی مسلمان سے
مقابلہ ہوا تو ذلت اور خواری اوٹھا کر وہان سے بھاگے اور مشہور کیا کہ ہم وہان کے سب علما کو
الزام دے آئے باوجودیکہ وہان اہل علم ایک بھی نتھا سامان اونکی ہیبت سے عالم نظر آیا تا عوام
نا سمجھ اسکو سچ جانکر فقہا و محدثین کی تقلید چھوڑکر ہماری تقلید کرین ف یہ بھی انکا قاعدہ ہے
کہ جو شخص ایمہ اربعہ پر تبرا اور صحابہ کی کم علمی کا دعوی کرنے لگے اوسکو خطاب مولوی کا دیتے ہین
اور مسائل پیر اونکی مہر ہونے لگتی ہے فقط کید ۳ بعضے علما انکے بڑی کوشش کرتے ہین بیچ
باطل کرنے مذاہب فقہای اربعہ کی اس طور پر کہ ایک مذہب کو حنفی باطل کرتے ہین اور تین مذہب
پر ملا جیسا ایک کتاب دیکھی گئی شیعہ کے عالم کی کہ اوسنے اپنے تئین شافعی مذہب قرار دیا اور
رد و قدح دلائل مذاہب ثلثہ مین کرکے جب نوبت ثابت کرنے مذہب شافعی کی پہونچی تو اوسکو
بدلائل ضعیفہ اور قیاسات مردودہ کے بیان کیا تا اوسکے سمجھنے والا بھی اون دلائل کو قبول
نکرے تو اس پردے مین مذہب شافعی بھی باطل ہوجائے الخ انتہی ف اسی طرح یہ لوگ
دباؤ کے وقت شافعی بن جاتے ہین اور احادیث ضعیفہ منسوخہ باطلہ سے استدلال کرتے ہین تا
ابطال چارون مذہب کا ہوجائے اور عوام شرک رفض کی بلا مین پھنسین کید ۱۳ یہ ہے کہ
طعن کرتے ہین اہلسنت پر کہ یہ اپنے دین مین اقتدا غیر معصوم کی کرتے ہین اور غیر معصوم جو اپنی
ہدایت پانے پر یقین نہین رکھتا تو غیر کو کیا ہدایت کرے گا أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ
أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ پس مثال
اہلسنت کی مثال اندھے کی ہے کہ کوئی اوسکا ہاتھ کھینچنے والا نہین اور گھر پہونچنے کا ارادہ کر
اور راہ مین رستہ بھول گیا اور اوس حیرانی سرگردانی مین ایسا شخص آگیا کہ وہ اندھے کے
گھر کو پہنچاتا تھا اپنا ہاتھ اوس اندھے نے اوس شخص کے ہاتھ مین دیا اور اوسکی اقتدا کی اور
شخص ناواقف نے اوسکا ہاتھ پکڑکر ایسے جنگل مین کھڑا کیا کہ وہ درندون اور سانپ بچھو
اور جھاڑی کانٹے دار سے بھرا ہوا تھا اور اوسکا ہاتھ چھوڑ کر کہا کہ تو اپنے گھر پہنچ گیا او

اس شخص کا یہ بڑا لغو ف عوام کے بہکانے مین لامذہبون کی لفظا ملتا ہی تقریر جواب انکے
راضی ہوئے ہین کیا شبہ ہاں کید ۱۲ یہ ہی بعضے نے علمای روافض سے ایک کتاب
تصنیف کی اوسمین اکثر مشائخ اہلسنت کو لکھا کہ یہ سب امامیہ مذہب تھے اور ظاہر مین سنت جماعت تھے
الخ انتہی ف اسیطرح لامذہب سب علمای دین کو لامذہب بتاتے ہین ہمنے دیکھا کہ جناب
مولانا اسحق صاحب وعظ مین لامذہبون کو ضال مضل فرماتے تھے اور یہ گروہ باہر نکلکر
کہتے تھے کہ میانصاحب نے ظاہر مین کہدیا ہی ورنہ لامذہب میانصاحب کا ذاتی ہی جو ہم
کہتے ہین اور ایسا ہی ایک اور حیلہ کرتے ہین کہ سوال کسی مسلہ کا بنا کر اور اوسکا جواب
موافق اپنے مطلب کے لکھکر علمای سابقین کے نام سے چھپواتے ہین چنانچہ بعض
مسلے مولانا شاہ عبد العزیز کے نام سے اور بعضے مسلے مولوی حیدر علی کے نام سے
علے ہذا القیاس چھپواتے ہین تا عوام فریب کھاوین اور جانین کہ یہ علما بھی لامذہب تھے
حالانکہ تفسیر عزیزی مین تقلید کو واجب محض عوام کے واسطے لکھا ہی اور جو شخص مذاق تحریر
ان علماے واقف ہی اوس عبارت ہی سے اوس حیلہ کو پہچان لے گا اس حیلہ سے بھی بہت
عوام کو گمراہ کیا ہی کید ٥ یہ ہی کہ بعضے مکار روافض سکے بیچ صحبت معتبر محدثین کے
داخل ہوتے ہین اور ملازمت انکی اختیار کرتے ہین اور اپنے مذہب سے بیزاری ظاہر
کرتے ہین اور اسلاف مذہب شیعہ کو برا کہتے ہین اور مطاعن مفاسد مذہب شیعہ کے برملا
ذکر کرتے ہین اور تقوی اور دیانت اور توبہ اور خوش خصلتی اپنی ظاہر کرتے ہین اور
معتبر محدثین سے حدیث لینے کی رغبت ظاہر کرتے ہین یہانتک کہ طلبہ و علماے
اہلسنت اونکو معتبر و عادل جانتے ہین اور اوپر صدق کلام اور پاک دامنی انکے کے
دلجمعی پوری حاصل ہوتی ہی اوسوقت روایات محدثین معتبر مین بعض موضوعات مویّد
مذہب اپنے کے داخل کرتے ہین یا بعض کلمات کو تحریف کر کے روایت کرتے ہین تا آدمی
غلطی مین پڑین اور یہ کید بھی بڑے مکرون انکے سے ہی الخ انتہی ف دیکھو یہ سب

باتین اس کید کی سید نذیر حسین صاحب و حفیظ اللہ خان صاحب و مولوی عبد الحق صاحب
بنارسی یہ برابر صادق ہین پہلے خدمت مولانا اسحق صاحب کی مین معتقدانہ حاضر ہوتے
اور اپنے تئین پکا اہلسنت ظاہر کرتے تھے اور جو کوئی ابوحنیفہ پر طعن کرتا قرآن و حدیث سے
جواب دینے کا دعوی کرتے اور غصے کے مارے منہ مین کف آجاتا تا آدمی ہکو اہلسنت
حنفی مذہب متقی شاگرد میانصاحب کا خیال کرین اور معتقد ہوجاوین جب یہ اعتقاد
آدمیون کے ذہن مین جم گیا بعد ہجرت جناب مغفور کے اور دہلی کے خالی ہونے سے
علم سے بتدریج اپنا مذہب رواج دینا شروع کیا پر تقیہ نچھوڑا اور رفتہ رفتہ عوام
رفض کی شرک پر ڈال دیا اور قرآن و حدیث سے عوام کا دل پھیر دیا عمل بالحدیث کے
پردے مین صدہا آیات و احادیث کو رد کر دیا نعوذ باللہ من ہذا الکید یہ کہ بعض
روایات موافق اپنے مذہب کے ایسی کتاب سے نقل کرتے ہین کہ اوسکے مصنف کو آدمی
اہلسنت خیال کرتے ہون باوجودیکہ وہ اہلسنت نہین ہے انتہی ف ایسا ہی اکثر بعض
مغوی لوگ اپنی تحریرات مین اقوال محلی ابن حزم کے اور اقوال شوکانی و قاضی و یہ
اور اقوال دراسات اللبیب وغیرہم کے نقل کرتے ہین اور پہلے ان خلاف مذہبون کی
بہت تعریف کرکے عوام کے ذہن مین انکا اعتقاد جما دیتے ہین اور ایسا ہی قول
کہ جب حدیث ملے تو ہمارے قول کو نمانو تو اس کلمۂ حق کو اپنے مذہب باطل کے
باوجودیکہ یہ قول ائمہ کا اپنے شاگردان مجتہدین کو تھا نہ کہ خیرے بھٹیارے اور باش وغیرہ کو
کیونکر یہ کہین حالانکہ جو قول اونکا صریح قرآن و حدیث مین نہو اور اوسکے مضمون کا حکم
بھی صریح نہو تو وہ قول ماخوذ قرآن سے یا حدیث سے یا اقوال صحابہ سے ہوگا ایسے قول کو
کس طرح کہین گے عوام کو کہ تم رد کرو صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے تقلید کو ان روافض کے
کہنے سے چھوڑ کر ان روافض کی تقلید کس طرح کرین اور ائمہ دیندار کی تقلید چھوڑ دین اور
آیت وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ اور صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کو چھوڑ کر ان

شافعی کی کس طرح تقلید کریں جواب یہ ہے کہ تقلید سے منع کرتے ہیں اور بعض تقلید کرواتے ہیں
بعض ایسا کرتے ہیں اور جسکی تقلید باطل ہو تو مقلدین کی بھی تقلید باطل ہو اور مسئلہ
تقلید میں تقلید مجتہدین روافض کی بھی جائز ہوگی ورنہ تقلید مجتہدین خاص کی پر کیا دلیل ہے
کید یہ ہے کہ طعن کرتے ہیں اہلسنت وجماعت پر کہ یہ مذہب ابوحنیفہ وشافعی ومالک واحمد کا
اختیار کرتے ہیں اور اماموں کا مذہب نہیں اختیار کرتے باوجودیکہ ائمہ احق بالاتباع ہیں
کئی دلیلوں سے اول یہ کہ امام جگر گوشے رسول کے ہیں اور رسول کے گھر میں پرورش
پائی اور طریقہ اور رسمیں شریعت کی بچپن سے یاد کیں مثل مشہور ہے کہ اہل البیت ادری بما فیہ
دوسری یہ کہ ایسی حدیث میں جو اہلسنت کے نزدیک بھی معتبر ہے حکم آیا ہے کہ اہل بیت کی اتباع
کرو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ إِنْ تَمَسَّكْتُمْ
بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي وقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَى وَمَنْ
تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ تیسری یہ کہ بزرگی اماموں کی اور عبادت و تقوی و ورع انکا متفق علیہ ہے
شیعہ اور اہلسنت دونوں قائل ہیں بخلاف اوروں کے اور جسکی بزرگی پر اتفاق ہو وہی
الیق ہے اتباع کا اوس سے کہ جسکی بزرگی میں اختلاف ہو جواب اس کید کا یہ ہے الخ انتہی
ف : یہی تقریر ان روافض جدید کی ہے اسی قدر فرق ہے کہ روافض قدیم اہل بیت کے
پردے میں بہکاتے ہیں اہلسنت کو اور یہ عمل بالحدیث کے پردے میں اہلسنت کو گمراہ کرتے ہیں
حاصل دونوں کا كَلِمَةُ حَقٍّ قُصِدَ بِهَا الْبَاطِلُ ہے جیسے خارجی عمل بالقرآن کو بہانہ کر کے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دھوکا دیا کرتے تھے کید ۱۲۴ یہ ہے کہ ایک جماعت شیعہ پہلوانوں
کی فریب دیتی تھی احمقوں بیوقوفوں کو اسطرح پر کہ پاس ائمہ دین و بزرگان کاملین کے
کثرت سے آمد و رفت کرتے تھے اور اونکے گھر آیا جایا کرتے تھے تاکہ عوام کو گمان ہو کہ یہ شاگرد
خاص و اخص ان بزرگوں کے ہیں اور روایات انکی اون ائمہ دین سے معتبر جانیں

جب آدمیون مین اعتبار پیدا ہو گیا تو اپنی جھوٹ اور باطل باتین اونکے روایات مین ملا کر
مشہور کین اور دین و ایمان باکثر عوام کا اس حیلے سے برباد کیا اور سر دارا انکا ابن اسحق
ف اسی طرح سید نذیر حسین اور مولوی عبد الحق نے اپنی آمد و رفت خدمت مولانا
اسحق و مولانا شاہ عبد القادر صاحب مین جاری کر کے اپنی شاگردی و نیک بختی کا گمان
عوام کے ذہن مین جمایا پھر جب وقت پایا عمل بالحدیث کے پردے مین عوام کے دین کو
برباد کیا سید نذیر حسین صاحب نے کس روز میان صاحب سے پڑھا ہی فقط ہجرت کے
ایام مین بطمع اغوای خلق کے ایک ایک حدیث اوائل چند کتب کی سنا کر ایک پرچہ سند کا
لکھوالیا وعظ مین بھی کبھی جانا نصیب ہوا ہو تو کبھی کبھی تعطیل مین مسلہ پوچھنے کو جاتے تھے
اور حفیظ اللہ خانصاحب وعظ مین جاتے تھے کبھی کوئی حرف جلالین کا پوچھنے کو آتے تھے
اور جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے زمانے مین تو ان دونون کا وجود بھی دہلی مین
نتھا کبھی انکو بیٹے بڑے شاہ صاحب کے زمانے مین نہین دیکھا دونون میانصاحب اہلسنت
و حنفی مذہب تھے اور یہ متقی غیر مقلد و دشمنان اہلسنت ہین پھر کس طرح عوام انکو جناب
میانصاحب کے تلمذ کے وسیلے سے انکو مانتے ہین اور اپنا دین برباد کرتے ہین بلکہ حقیقت
یہ ہے کہ ہم لوگ اہلسنت کو چاہیے کہ انسے ایسا معاملہ رکھین جیسا شیعون سے دینیات مین
انسے بالکل شرکت و گفتگو قطع کر دین جیسا بطور رد و قدح کے ضرورت کے وقت شیعون کو
جواب دیتے ہین ایسا ہی انکو بھی جواب دین والا کچھ غرض نرکھین ہمارا انکا اصول بھی جدا
ہو گیا ناظرین رسائل لا مذہبون پر یہ امر ظاہر ہی فقط کمپ ۱۰ تقیہ ہی اور یہ سب کیو ..
بڑھا ہی یعنی چھپانا مذہب باطل اپنے کا عقلا و اہل ہوش سے اور پیش کرنا اس مذہب کا
خفیہ اور پوشیدہ او پر احمقون اور لڑکون اور عورتون کے تاکہ اہل عقل او پر گمراہی اور جھوٹ
انکے کے واقف نہون اگر عقلمند واقف ہو جائین گے ہمارے بہکانے کو برباد کر دینگے انتہی
ف اسی طرح یہ متقی لوگ تقیہ والے چند روز مین کیونکہ انکا مذاہب اربعہ اہل سنت کا خوف

سکتے ہیں اور بعض کرتے ہیں فقہا پر مشتاق اور متعصب ہو جاتے ہیں پھر خود بخود تمام مولوی کا
اپنے نام پر لگا کر اجازت تفضیلیں پاکر دہیات و قریات کی طرف اہلسنت کے لباس میں
جاتے ہیں تقیہ سے گاؤں گاؤں شہر شہر پھرتے ہیں اگر کوئی مسجد تکیہ خالی ملا اوس میں امام
یا موذن یا تکیہ دار بن بیٹھتے ہیں اور ظاہر میں اپنے تئیں بڑا نیک بخت بناتے ہیں جب
عوام جہال کو اپنا معتقد کر لیتے ہیں تو بتدریج لڑکون اور جاہلون کو خفیہ خفیہ بہکاتے ہیں
جو ان لڑکون یا جاہلون میں سے کوئی گمراہ ہو گیا اوسکو ظاہر کرکے اور جاہلون سے لڑا دیتے ہیں
اور پھر بڑا تکرار پھیلاتے ہیں اور مسلمانون میں کشت و خون کی نوبت پہونچتی ہے اور یہ
اوسی طرح اہلسنت بنے رہتے ہیں اگر کوئی تکرار کسی کی لڑائی کی انکے آگے پیش آئی تو کہتے ہیں
کہ یہ لوگ حدیث پر عمل کرتے ہیں کچھ برا تو نہیں کرتے اور ہم ہمیشہ سے حنفی مذہب ہیں
اسواسطے نہیں کرتے والا قرآن و حدیث کا مطلب تو وہی ہے جو یہ لوگ رفع یدین آمین بالجہر
و قرارت خلف الامام وغیرہ کرتے ہیں بھلا رسول اللہ اور صحابہ کسکا مذہب رکھتے تھے
پھر خفیہ آہستہ تکرار آیات متشابہات کی اور تحقیق خلاف عقائد اہلسنت کی ڈالتے ہیں تا اختلاف
آیات مع احادیث دیکھکر بالکل مذہب اہلسنت سے معاند ہو جائیں اور اوستاد لوگ اوسی طرح
تقیہ میں اہلسنت بنے ہوئے اور جہال کے بہکانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں زیادہ جو جو
فساد مسلمانون میں ان متقیون نے تقیہ کے پردے میں ڈالے ہیں سب لوگ جانتے ہیں
حاجت تحریر نہیں ہے بلکہ سنا گیا ہے پر تحقیق نہیں ہے کہ چند مالدارون نے جو عناد اہلسنت کا اختیار
کیا جیسے والا جاہ بھوپال کے اور سوداگر دہلی ولاہور وغیرہ کے انھون نے دہلی میں چندہ جمع
کر دیا ہے اور خزانہ کر رکھا ہے تو جو مفلس عناد اہل سنت میں مولوی کا خطاب پاتا ہے اوسکو
واسطے اغوا کے کچھ تنخواہ اس خزانے سے ملتی ہے اگرچہ وہ بحیلۂ امام و موذنی کے دیہات میں
گذران بسر کر لے پر تنخواہ بلا ناغہ حق الاغوا وہیں پہونچتی ہے اور قدرے قلیل لڑکون کو دیکر
آمین بالجہر کا شور کروادیتے ہیں تا کہ مساجد میں کسیکو حضور آلہی نرہے اور آپس میں تکرار

چھپائے اور جو حیدری ہو ایسے ایسے فساد اور جھگڑے انکی کتابون سے واسطے ہین اور آپ شیعہ ہین
چھپے بیٹھے ہین انکو کوئی نہین جانتا کہ یہ انکا فساد ہے بلکہ شیعہ تو تقیہ سبب اہل علم و طالب کے
اختیار کر لیا ہے کہ مسائل اختلافی مین سکوت کرتے ہین اور اگر کوئی پوچھتا ہے تو کہتے ہین کہ
لوگ غیر مقلد سچ کہتے ہین بس جاہل اس ایک بات متفق کر کے جا بجا بھاگ جاتے ہین غرض
ان مقلدون نے تقیے کے پردے مین ہزارہا عوام کو گمراہ کر دیا اور مذہب اہلسنت کا معاند کر دیا
فائدہ جدیدہ ہر ایک جانتا ہے کہ شیعہ بصورت غیر مقلد تقیہ مین اگر کوئی اہلسنت پوچھتا ہے
کہ تمہارا کیا مذہب ہے تو کہتا ہے کہ جو رسول اللہ کا مذہب تھا ہمارا مذہب محمدی ہے جو لوگ
امتیون کی تقلید ہم نہین کرتے ہم رسول اللہ اور اہلبیت معصوم کی تقلید کرتے ہین یہی قول انکا ہے
بلا فرق اور کہتے ہین کہ قرآن و حدیث مین نہین آیا کہ ابو حنیفہ شافعی مالک احمد کی تقلید
کرو اگر تقلید کیا کا کچھ پتا لگے گا تو تقلید ان امامون کی تو کہان ہے نہ قرآن مین ہے نہ حدیث مین
تو ان فقہا میں شخص معین کی تقلید کہان سے جائز ہوئی جسکی تقلید کو جی چاہا اوسکی تقلید
کر لی تو حاصل انکا یہ ہے کہ کسی کی تقلید معین کی نکرو جو ہماری یا ہمارے اوستاد کی تقلید کرو چیلا
کہ انکی تقلید بھی جب ہی ہوگی جب انکے اس کہنے کو مانین اور تقلید کرین والا انکی تقلید
معین کی ہو جاویگی علاوہ اسکے عدم تقلید معین مین بالکل دین برباد ہوتا ہے اسواسطے کہ
تقلید بالکل خصوصا شخصی حرام ہوئی اور ظاہر ہے کہ اس زمانے مین کسیکو ملاقات آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اخذ قرآن و حدیث کا بلا واسطہ نصیب نہین ہے تو خواہ مخواہ ہوا
استاذ یا استاذ الاستاذ کے اوپر تک ہوگا تو تم دین کو اور حدیث کو استاد کی تقلید کرکے لوگے
ہم پوچھتے ہین کہ قرآن و حدیث مین کس جگہ آیا ہے کہ تم اپنے استادون کی تقلید واجب جانو
اور اوسکے غیر کی تقلید کو حرام جانو اور کتب حدیث اہل سنت کے صحیح ہین اور کتب احادیث اثنا عشریہ
اور خوارج اور روافض کے غلط ہین اسپر قرآن و حدیث سے کیا دلیل ہے کہین قرآن
و حدیث مین لکھا ہے کہ فلانی فلانی کتاب کو صحیح جانو فلانی کو غلط جانو اور تمام کتب

حدیث میں سے صحاح ستہ کے اعتبار کرنے کی کیا دلیل ہے اگر کہو کہ تمام اہلسنت نے ان صحاح ستہ کو
صحیح سمجھا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ تمہاری یا ہماری کوئی تمام اہلسنت نے ناسخ اور منسوخ احکام رسول اللہ
اور مرجح احادیث معمول بہا کو صداقت پر بنا کے سمجھا ہے اور خلاصہ احادیث کا بعد تنقیح ناسخ و منسوخ
تابعین کے نام مقتدی ہیں تو جب یہ اتفاق تمام اہلسنت کا فقہا کے مقدمے میں مردود ہوا تو اتفاق
تمام اہلسنت کا کتب حدیث کے مقدمے میں بدرجہ اولیٰ مردود ہوگا کہ فقہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے قریب تھے کہ تابعین یا تبع تابعین ہیں اور مصنفین کتب حدیث رسول اللہ سے
بہت دور ہیں اور کتب حدیث میں روایات کذابوں کی اور روافض و خوارج و نواصب کے
بھرے ہوئے ہیں بخاری میں بہت روایات رواۃ ضعفاء سے موجود ہیں اور شیخ الشیعہ
مروان بن الحکم سے بخاری روایت رکھتا ہے پھر ان کتب حدیث کا کیا اعتبار رہا اور جسکو
یہ محدث صحیح یا حسن کہدیں تم کس طرح اور کس دلیل سے اوس حدیث کو صحیح یا حسن جانتے ہو
قرآن و حدیث میں کہاں آیا ہے کہ جس حدیث کو یہ محدث صحیح کہیں وہ صحیح ہے باوجود دیکہ یہ محدث
بہت پیچھے سے روایت کریں تو انکا قول معتبر ہوا اور فقہا کو فقط ایک راوی تابعی یا تبع تابعی کا
دریافت کرنا اور راوی کا ثقہ ہونا صحت حدیث کے واسطے کافی تھا اونکا قول مردود ہوا یہ کس کی
سند ہے اور اسماء الرجال والوں نے جو رجال کی جرح تعدیل کی ہے اوس جرح تعدیل کو قبول کرنا
اور اوس پر احکام مبنی کرنا اسکی کیا دلیل ہے سوائے تقلید کے یہ سلسلہ بھی عدم تقلید میں باطل ہوا
اور تمکو لازم ہوا ہر حدیث کی اپنے سند مع توثیق سب رواۃ کی اپنے سے آنحضرت تک
بیان کرو ہمکو الزاما قول محدثین پر اعتبار نہیں والا تقلید شخصی کی دلیل بیان کرو اور اگر
کہوگے یہ امر تو ممکن نہیں ہے تو ہم کہتے ہیں عدم تقلید شخصی بھی ممکن نہیں اور سنو کہ کیا دلیل ہے
کہ کتب اہلسنت کا اعتبار ہے اور کتب شیعہ کلینی وغیرہ کا اعتبار نہیں وہ بھی تو کتب حدیث کے ہیں
حدیث میں واجب نہیں کہ اہلسنت کہیں تو مقبول ہو والا مردود ہو عدم تقلید میں لازم آیا
جہاں سے حدیث پاویں رافضی ہو یا خارجی ہو عمل واجب ہے تم جب یہ بات سنو گے ظاہر میں تم

عاجز جواب مین ہو کر کہوینگے کہ روافض خوارج کی حدیث کا کیا اعتبار ہی اور دل مین خوش
ہونگے اور کہینگے کہ ہمارا مقصد دلی تو یہی ہی تقریر مین جواب نہ آیا بلا سے نہ آیا عوام کو تو نفرت
شرعیات سے دلانا منظور رکھتا سو حاصل ہوا لہذا عوام کو انکے فریب سے بچنا واجب ہی اور یہ
انکے قول کل یا بہی حدیث پر دہوکا نہ کہاوین اس لفظ مین حذف مضاف ہی یعنی قول الائمہ
اور یہ جیسا تقیہ مین حنفی ہونے کا دعوی کرتے ہین اور حنفی مذہب جیسا ہی ویسا ہی حنفی کی کہنا
حنفی کہتے ہین عوام انکے توریہ سے مذہب حنفی اہلسنت کا سمجھتے ہین اور یہ اپنے دل مین
مانند شیعہ کے دین محمد مراد رکھتے ہین اور مراد رکھنا انکا حذف مضاف کو سمجھا جاتا ہی اسکے
اعمال اور افعال سے لیکن اصل مقصود انکا جو بڑا ہی انتظام شریعت محمدی کا ہی تو انکے
لوگون کے اعمال اور اعتقاد ایک طرح پر نہین ہین کہ ایک طرح پر ہونا یہ بھی ایک نظام ہی
اسنا ہر شخص انکا ہر مقام کے مناسب جیسا چاہتا ہی وہ اختیار کرتا ہی جو آیت متشابہ انکے موافق
ہوئی اوسکو نص قطعی بتا دیا جو آیت محکم انکے مخالف ہوئی اوسکو متشابہ کہکے اوڑا دیتے ہین
اپنے مطلب کی حدیث گو ضعیف یا منسوخ یا موضوع ہو اوسکو صحیح قوی بتاتے ہین اور
جو حدیث انکے مخالف ہو گو قوی صحیح موافق قرآن کے ہو اوسکو غلط بتاتے ہین یہ قاعدہ اسکے
ہر عالم جاہل کا ہی چنانچہ علامات رفض کے مسائل کو اس فرقے کے سب لوگ نہین کرتے
استادون نے جسکو جیسا مناسب جانا ہی سکھایا ہی پر ساری علامتین اس فرقے مین موجود ہین
اول تراویح کا انکار کرنا اور بدعت بتانا اور جب بعضے مصنفون سے غلطی یہ حدیث مین ہوئی
اور آٹھ سنت اور بارہ مستحب لکھدیے اس غلط فہمی کو دست آویز کرکے بعضے نو مسلمانے آٹھ سنت
اور بارہ مستحب بتا کر اہل سنت کے ہاتھ سے نجات پائی کس حدیث مین آٹھ تراویح ثابت ہین
نماز تہجد کو تراویح پر حمل کرنا غلط فہمی ہی تہجد جدی نماز اور قیام رمضان جدی نماز ہی دوسرے
خلفا و صحابہ کو ظالم برا کہنا شعار روافض ایران کا ہی اہل توران سے لڑائی کو جہاد کہنا یہ بھی مسئلہ روافض
ایران کا ہی جب انکا مذہب پوچھیے محمدی بتا دین یہی قول روافض کا ہی مذہب اور دین کا

ایک جانتے ہین اہلسنت کو حنفی شافعی ہونے سے مشرک کافر جاننا یہ عین قول روافض کا ہی
سنن ماثورہ کو چھوڑ دینا یہ عین عمل شیعہ کا ہی (۱۲) وضو مین کہنیون سے پانی ناخنون کی طرف
بہانا عمل روافض کا ہی مخالفت اہلسنت کو مذاہب اربعہ سے دلیل حقیت جاننا عین عقیدہ
شیعہ کا ہی جمع بین الصلوتین بلا عذر عین مذہب روافض کا ہی (۱۳) ایک حدیث جہر آمین کا انکار
قرآن کو رد کرنا یہ عین قول شیعہ کا ہی (۱۴) توجیب قبل الحرج مدفوع عورت غیبت شوہر مین جو وہ
ہو جائے جب چاہے نکاح کرلے یہ بدلہ متعہ کا ان لوگون نے قرار دیا ہی اور مولوی عبد الحق
بنارسی کا فتوی جواز متعہ کا میرے پاس موجود ہی مولوی عبد الحق نے برملا کہا عائشہ علی سے
لڑی ہی اگر توبہ نہ کی ہوگی تو مرتد مری اور یہ بھی دوسری مجلس مین کہا کہ صحابہ کا علم ہمسے کم تھا
اونکو ہر ایک کو پانچ پانچ حدیثین یاد تھین ہمکو اون سبکی حدیثین یاد ہین اختلافیات مجملات تشابہات
کرار رکھنا یہ عین عمل روافض کا ہی (۱۵) جھوٹ و دروغ اور مکر کو اپنا قاضی الحاجات بنانا عین
شعار روافض کا ہی باوجودیکہ ہر بات کا جواب دندان شکن قرآن اور حدیث سے پاتے ہین
پھر دوسری مجلس مین وہی سوال پیش کرتے ہین اور مشہور کرتے ہین کہ ہمارے سوال کا
جواب کسی سے نہوا اور جس مجلس مین الزام اپنے جھوٹ کا کھا کر ذلیل ہوتے ہین تو مشہور یہی
کرتے ہین کہ ہمنے الزام دیا اور ہمارے سوال کا جواب اہلسنت سے نبنا باوجود ذلت اوٹھانے کے
جھوٹا دعوی کرنے سے نہین شرماتے یہ بھی بے شرمی روافض کی ہی یہ تو اون غیر مقلدون کا
حال ہی جو بے اختیار اور رعایا ہین اور غیر مقلد با اختیار کا حال سنو جیسے نواب والاجاہ ہین کہ
ریاست بھوپال مین باتین مذکورہ تو وہان سب ہین اگر کوئی شخص اہلسنت حنفی ہو یا شافعی اور
کسی طور سے اوسکا ادرار مقرر ہو پھر رئیس کو معلوم ہو جائے اہلسنت ہونا اوسکا تو حکمت
عملی سے اوسکا ادرار موقوف کردین گے اور اوسکے دشمن ہو جاوین گے تمام حکومت مین
حکم تمام جاری ہی کہ مقرض کو سود دلاؤ اور عمل آیت فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللهِ وَرَسُولِهِ
پر خیر کرو ترویج خمر کی خوب ہی شراب کا نکالنا بھی برملا ہی لاکھون روپیہ اوسکے محصول کا

بخشش ان ظالمون کا ہو اور عمل اہلحدیث مدلل کلام موثق متین کرتے ہین نواب والا جاہ نے بصیغۂ جمع
خطبے تصنیف کرکے اپنی ریاست مین اہلحدیث موافق مذہبون کو حکم ترویج اور پڑھنے کا دیا اور
اونکو صحابہ و خلفای راشدین کا خطبے مین بدعت جانکر اونکا ذکر خطبے سے نکال ڈالا ہے جواب
کیا شبہ ہے اس زمانے کے افضل ہونے مین باقی رہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو مناقب
خلفا و صحابہ کے خطبے مین بیان فرماتے تھے وہ بھی بدعت ہوگیا خلفا کے افعال کو تو بدعت
کہتے تھے رسول اللہ کے عمل کو بھی بدعت کردیا سبحان اللہ کیا عمل اہلحدیث ہے سوای اسکے
بعض علامات خوارج کے بھی انہین موجود ہین چنانچہ ابوداود باب قتال خوارج مین حدیث محمد بن کثیر کے
آخر مین ہے ان فی عقب ہذا قوما یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرہم یمرقون من
الاسلام مروق السہم من الرمیۃ یقتلون اہل الاسلام ویدعون اہل الاوثان
لئن انا واللہ ادرکتہم لاقتلنہم قتل عاد انتہی اسی طرح ان تقیون کو روافض سے اگر
لڑائی تھی تو بجا تھی مگر انکو نہ ہنود سے رنج ہے نہ نصاری سے نہ اور کفار سے فقط اہلسنت سے
دشمنی ہے جب اہل مذہب کا نام سنتے ہین جل جاتے ہین خصوصاً ابوحنیفہ کے نام سے مارے
غصے کے اختیار مین نہین رہتے ایسا ہی نواب والا جاہ اگرچہ امام شافعی و مالک کے نام سے بھی
غصے مین آتے ہین لیکن جب ابوحنیفہ کا نام سن لیتے ہین تو مارے غصے کے اختیار مین نہین رہتے
تقیے سے بھی صبر نہین ہوتا حال قال سے غصہ ٹپک پڑتا ہے باقی مفاسد عقائد کے انکے کتاب
مدار الحق وغیرہ مین لکھے ہین دیکھ لو کہ قائل رجعت کے ہین خدائے تعالے پر کذب جائز رکھتے ہین
علی کل شی قدیر کو دلیل لاتے ہین محالات کو شی مین داخل کرتے ہین غرض کہ سارے علامات
تشیع کے اس فرقے مین موجود اگرچہ سارے علامات ہر شخص مین نہین ہین بلکہ کل علامات کل
فرقے مین ہین اسواسطے کہ غرض انکے استادون کی یہی ہے کہ شکوک مین عوام کو ڈالکے اختیارات
کے ذریعے سے جیسے عوام کو لڑا بھڑا کے قید شرع سے رہائی دیکر دریا ہی بے قیدی و غیر مقلدی
انکو عطا الذین پھر آسانی سے قید رفض مین آجاوینگے اور اگر کسی نے زیادہ ذہن کو لڑایا اور کسی